81093 ـ کیا پورا رمضان روزہ نہ رکھنے والا شخص تیس روزوں کی قضاء کرے گا یا کہ مہینہ کے ایام کے مطابق ؟

سوال

میری بیوی رمضان المبارك میں حالت نفاس میں تھی جس کی وجہ سے اس نے ایك روزہ بھی نہ رکھا، ان شاء اللہ بعد میں وہ اس کی قضاء میں روزے رکھےگی، میرا سوال یہ ہے کہ:
کیا وہ اتنے ایام کے روزوں کی قضاء کرےگی جتنے لوگوں نے روزے رکھے تھے یعنی مہینہ انتیس یوم کا تھا یا اٹھائیس یوم کا لیکن تیس دن پورے نہیں ہوئے، کیا لوگوں نے جتنے روزے رکھے اتنے یوم کی قضاء کرے گی یا کہ ہر حال میں اسے تیس روزے رکھنے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر کسی عذر مثلا سفر، یا بیماری، یا نفاس وغیرہ کی بنا پر رمضان المبارك کے روزے نہ رکھ سکے تو وہ ایام کے حساب سے روزوں کی قضاء کرے گا، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

جو کوئی بھی تم میں مریض ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (184).

چنانچہ اگر تو ماہ رمضان تیس یوم کا تھا تو وہ تیس دن کے روزے قضاء میں رکھےگی، اور اگر انتیس یوم کا تھا تو وہ روزے بھی انتیس یوم کے رکھے، لیکن یہ ممکن ہی نہیں کہ قمری مہینہ اٹھائیس یوم کا ہو.

اور بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ اسے تیس روزے رکھنا لازم ہیں، یا پھر پورا قمری مہینہ روزے رکھے.

الانصاف میں ہے:

" جس شخص مثلا قیدی وغیرہ کے بھی کسی عذر کی بنا پر رمضان المبارك کے روزے رہ جائیں چاہے ماہ رمضان پورے ایام کا تھا یا ناقص ایام کا تو وہ اس کے دنوں کے تعداد کے مطابق ہی قضاء کرےگا، جس طرح کہ نمازوں کی تعداد ہے، صحیح مذہب یہی ہے"

دیکھیں: الانصاف (3 / 333).

اور قاضي رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اگر اس نے مکمل قمری مہینہ کے روزے رکھ لیے چاہے مہینہ انتیس یوم کا ہو یا تیس کا تو کافی ہے، اور اگر مہینہ روزے نہیں رکھتا تو پھر تیس روزے رکھ لے.

چنانچہ پہلے قول کے مطابق جس نے بھی مہینہ کے شروع سے مکمل مہینہ کے، یا پھر مہینہ کے دوران سے انتیس یوم کے روزے رکھے، اور رمضان المبارك انتیس یوم کا تھا تو ایام کی تعداد کے مطابق یہ روزے کافی ہیں.

اور دوسرے قول کے مطابق وہ ایك دن کا روزہ اور رکھے تا کہ چاند کے مطابق مہینہ پورا ہو سکے، یا پھر تیس یوم کی تعداد پوری کرے " انتہی مختصرا.

اور " منح الجلیل " میں ہے:

جس نے بھی مکمل رمضان کے روزے نہ رکھے اور ماہ رمضان تیس یوم کا تھا، اور اس نے بعد روزوں کی قضاء چاند کے مطابق پورا مہینہ روزے رکھے اور وہ مہینہ انتیس یوم کا ہو تو وہ ایك دن کا روزہ اور رکھےگا، لیکن اس کے برعکس آخری دن کا روزہ رکھنا لازمی نہیں ہوگا؛ کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

چنانچہ وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے .

مشہور یہی ہے، اور ابن وہب کہتے ہیں: اگر وہ چاند کے مطابق روزے رکھتا ہے تو جتنے روزے رکھے وہی کافی ہیں، چاہے انتیس یوم ہی ہوں، اور رمضان تیس یوم کا ہو " انتہی.

دیکھیں: منح الجلیل (2 / 152).

مزید تفصیل کے لیے آپ الموسوعۃ الفقھیۃ (28 / 75) کا بھی مطالعہ ضرور کریں.

حاصل یہ ہوا کہ: آپ کی بیوی کے ذمہ مہینہ کے ایام کی تعداد کے مطابق روزے ہیں، اگرچہ مہینہ انتیس یوم کا ہی ہو.

واللہ اعلم .